2017年10月19日ジャング紙ラーワルピンディー版1面

آرمی پبلک اسکول حملے کا ماسٹر مائنڈ عمر منصور ہلاک، ٹی ٹی پی نے تصدیق کردی

چارسدہ یونیورسٹی حملے میں بھی ملوث تھا، منصور کی جگہ عثمان منصور درہ آدم خیل اور پشاور کا نیا امیر مقرر، پوری دنیا خوش ہوگی، متاثرین

کراچی (نیوز ڈیسک) کالعدم تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) نے آرمی پبلک اسکول (اے پی ایس) اور چارسدہ یونیورسٹی پر حملوں کے ماسٹر مائنڈ اور ٹی ٹی پی کے گیڈر گروپ (گیدار گروپ) کے آپریشنل سربراہ عمر منصور عرف خلیفہ منصور عرف عمر نارے کی ہلاکت کی تصدیق کردی۔ بدھ کے روز ٹی ٹی پی کے ترجمان محمد خراسانی نے میڈیا کو بھیجی گئی ایک ای میل میں کالعدم تحریک طالبان پاکستان درہ آدم خیل اور پشاور کے سابق امیر خلیفہ عمر منصور کی ہلاکت کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ ان کی جگہ خلیفہ عثمان منصور کو نیا امیر مقرر کردیا گیا ہے۔ پشاور آرمی پبلک اسکول حملے میں شہید ہونے والے بچے کے والد طفیل خان خٹک نے اے ایف پی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اس ہولناک حملے کے ماسٹر مائنڈ کی ہلاکت پر پوری دنیا خوش ہو گی۔ گزشتہ برس بھی منصور کی ہلاکت کی رپورٹس منظر عام پر آئی تھیں تاہم نہ ہی حکام اور نہ شدت پسندوں نے اس کی تصدیق کی تھی۔ ٹی ٹی پی نے اپنے حالیہ بیان میں عمر منصور کی ہلاکت کی وجہ اور اس کے مقام کی تفصیلات نہیں بتائیں۔ تاہم ٹی ٹی پی کی جانب سے خلیفہ منصور عرف عمر نارے کی ہلاکت کی تصدیق ایک ایسے وقت میں کی گئی ہے جب گذشتہ روز سیکورٹی اداروں نے کہا تھا کہ حال ہی میں پاک۔افغان سرحد پر ہونے والے ڈرون حملوں میں جماعت الحرار کے امیر عمر خالد خراسانی کے شدید زخمی ہونے کی اطلاعات ہیں۔ ٹی ٹی پی درہ آدم خیل کے سربراہ عمر منصور عرف خلیفہ منصور عرف عمر نارے پر پشاور کے آرمی پبلک اسکول پر حملے کے ماسٹر مائنڈ ہونے کا الزام تھا۔ 16 دسمبر 2014 کو دہشت گردوں نے پشاور کے آرمی پبلک اسکول پر حملہ کرکے 132 بچوں سمیت 144 افراد کو ہلاک کردیا تھا۔ اس کے علاوہ خلیفہ عمر منصور کو چارسدہ کی باچاخان یونیورسٹی پر حملے کا ماسٹر مائنڈ بھی قرار دیا جاتا ہے۔ ٹی ٹی پی کے ایک کمانڈر کے مطابق عمر منصور حکومت سے مذاکرات کا شدید مخالف تھا جبکہ وہ ابتدا سے ہی بہت سخت مزاج اور حکومت سے مذاکرات کے لیے لچک دکھانے والے کئی کمانڈرز سے اپنا راستہ الگ کرچکا تھا۔ صحافی حسن عبداللہ نے بتایا تھا کہ عمر منصور چارسدہ، ڈیرہ آدم خیل، نوشہرہ اور ارد گرد کے علاقوں میں طالبان کا علاقائی سربراہ تصور کیا جاتا تھا، جن کا شمار حکیم اللہ محسود کے قریبی حلقے میں ہوتا تھا جب کہ ایک وقت میں وہ عمر خالد خراسانی کے بھی قریب رہ چکے ہیں۔